اپنے گاؤں جانے کے بعد پندرہ دن سے کم رہنا ہو، تو نمازوں کا حکم؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میں دادو گاؤں میں پیدا ہوا تھا لیکن اب 14 سال سے کوٹری میں رہائش گاہ ہے تو کیا میں جب گاؤں 15 دن سے کم رہنے جاؤں گا تو مجھے قصر نماز پڑھنی ہوگی یا پوری 4 رکعتیں جبکہ کوٹری اور دادو کے درمیان 150 کلومیٹر سے زائد کی مسافت ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر آپ نے دادو گاؤں چھوڑنے اور اسے دوبارہ وطن نہ بنانے کا پختہ عزم نہیں کیا ہے نہ ہی آپ مستقل طور پر کوٹری شفٹ ہوئے ہیں تو دادو گاؤں داخل ہوتے ہی آپ مقیم ہوجائیں گے اور یہاں جتنے بھی دن قیام کریں گے پوری نماز ادا کریں گے۔

اگر دادو گاؤں چھوڑدیا ہے اور اسے دوبارہ وطن نہ بنانے کا عزم مصمم کرکے اپنے اہل و عیال کو لے کر مستقل طور پر کوٹری شفٹ ہو گئے ہیں تو اب دادو گاؤں آپ کے لئے وطن اصلی نہ رہا، اس صورت میں جب بھی یہاں 15 دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے آئیں گے تو قصر نماز ہی پڑھیں گے۔

فتاوی عالمگیری اور تبیین الحقائق وغیرہ میں ہے: "ویبطل الوطن الأصلی بمثله أی بالوطن الأصلی لما ذکرنا، ولهذا عد النبی صلی اللہ علیه و آله و سلم نفسه بمكة مسافرا حیث قال فإنا قوم سفر هذا إذا انتقل عن الأول بأهله و أما إذا لم ینتقل بأهله ولكنه استحدث أهلا ببلدة أخری فلا یبطل وطنه الأول و یتم فیهما" ترجمہ: وطن اصلی اپنی مثل یعنی دوسرے وطن اصلی کے ذریعے باطل ہو جاتا ہے اس

وجہ سے جو ہم نے پہلے بیان کی، اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آپ کو مکہ میں مسافر شمار کیا اور فرمایا: ہم یہاں مسافر ہیں۔ اور یہ اس وقت ہے، جبکہ اپنے اہل وعیال کو لے کر دوسری جگہ منتقل ہو گیا ہو۔ اور اگر وہ اپنے اہل وعیال کو لے کر دوسری جگہ منتقل نہیں ہوا، بلکہ کسی دوسرے شہر میں بھی اپنے نئے اہل بنا لیے (یعنی دوسرے شہر میں شادی کرلی)، تو اب اس کا پہلا وطن باطل نہیں ہوگا، بلکہ وہ دونوں جگہ پوری نماز پڑھے گا۔ (تبیین الحقائق، جلد1، صفحہ 517، مطبوعہ مکتبہ محمدیہ آبا سین روڈ چمن)

درمختار وردالمحتار میں ہے: "یبطل بمثله إذا لم یبق له بالأول أهل (أی وإن بقی له فیه عقار قال فی النهر: ولو نقل أهله ومتاعه وله دور فی البلد لا تبقی وطناله وقیل تبقی كذا فی المحیط وغیره) فلو بقی لم یبطل بل یتم فیهما" والعبارة بین الهلالین من ردالمحتار" ترجمہ: وطنِ اصلی اپنی مثل کے ساتھ باطل ہو جاتا ہے، جبکہ پہلی جگہ پر اس کے اہل باقی نہ رہیں یعنی اگرچہ زمین وغیرہ ہو، صاحب نہر لکھتے ہیں: "اگر کسی نے اپنے اہل وسامان کو دوسری جگہ شفٹ کر دیا، لیکن اس کا گھر وغیرہ پہلے شہر میں باقی ہے، تب بھی پہلا شہر اس کا وطن اصلی نہیں رہے گا اور ایک قول یہ ہے کہ ایسی صورت میں پہلا شہر وطنِ اصلی باقی رہے گا۔ جیسا کہ محیط وغیرہ میں ہے۔" اور اگر کوئی دوسری جگہ منتقل ہوا اور اس کے اہل پہلی جگہ پر باقی ہیں، تو اب وطنِ اصلی باطل نہ ہوگا، بلکہ دونوں جگہ پوری نماز پڑھنی ہوگی۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد2، صفحہ 739، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی شامی کے حاشیہ جد الممتار میں ارشاد فرماتے ہیں:

"اقول: یظهر للعبد الضعیف انّ نقل الاهل والمتاع یکون علی وجهین: احدهما: ان ینقل علی عزم ترک التوطّن هاهنا، والآخر: لا علی ذلک، فعلی الاوّل لا یبقی الوطن وطناً وان بقی له فیه دُور وعقار، وعلی الثانی یبقی فلیکن المحمل للقولین، وبمثل هذا یجری الکلام فی موت الزوجة، فافهم، والله تعالی اعلم" ترجمہ: میں کہتا ہوں: "جو عبد ضعیف پر ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ اپنے اہل وسامان کا منتقل کرنا دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ اس طرح منتقل ہو کہ اب آئندہ اس جگہ کو دوبارہ وطن نہ بنانے کا پکا ارادہ کر چکا ہے اور دوسرا یہ کہ اس طرح کا عزم نہیں ہے۔ تو پہلی صورت میں وہ جگہ وطن اصلی باقی نہیں

رہے گی اگرچہ وہاں گھر وزمین موجود ہو اور دوسری صورت میں وہ جگہ وطن باقی رہے گی پس چاہئے کہ ان دونوں قولوں کا یہی محمل ہو اور اسی کی مثل کلام زوجہ کی موت کے بارے میں بھی جاری ہوگا، فافھم، واللہ تعالیٰ اعلم ۔ (جدالممتار علی ردالمحتار، جلد3، صفحہ 572، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2096

تاریخ اجراء: 24جمادی الاخریٰ1446ھ/27دسمبر2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net